ضمیمہ ۴

بسلسلۂ الطارق، حاشیہ ۳

سورۂ طارق آیات ۶-۷ کی تشریح کرتے ہوئے جو کچھ ہم نے حاشیہ ۳ میں لکھا ہے، اس پر ایک ڈاکٹر صاحب نے ہمیں لکھا کہ:

"آپ کی تشریح میں نے بغور کافی دفعہ پڑھی ہے لیکن میں سمجھ نہ سکا۔ جہاں تک عملی مشاہدے کا تعلق ہے تو یہ مادہ فوطے (TESTICLE) میں پیدا ہوتا ہے اور باریک باریک نالیوں کے ذریعے بڑی نالیوں میں گزرتا ہوا پیٹ کی دیواروں میں کولہے کی ہڈی کے عین متوازی ایک نالی (INGUINAL CANAL) میں سے گزر کر قریب ہی ایک غدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ غدود کا نام (PROSTATE) ہے۔ اور پھر وہاں سے رطوبت لے کر اس کا اخراج ہوتا ہے۔ سینے کی ہڈی اور ریڑھ کی ہڈی کے درمیان سے اس کے گزرنے کو میں سمجھ نہ سکا۔ البتہ اس کا کنٹرول ایک ایسے نروس سسٹم سے ہوتا ہے جو کہ سینے کی ہڈی اور ریڑھ کی ہڈی کے درمیان جال کی صورت میں پھیلا ہوا ہے۔ وہ بھی ایک خاص حد تک۔ اس کا کنٹرول ایک اور غدود جو کہ دماغ میں ہوتا ہے اُس کی رطوبت سے ہوتا ہے۔ لیکن سوال یہاں اخراج کا ہے (جو کہ ایک نالی کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے)۔ میری درخواست ہے کہ آپ مجھے مفصّل لکھیں کہ اس کی تفسیر کیا ہے۔ میں نے آپ کو اس لیے تکلیف دی ہے (جس کے لیے معذرت خواہ ہوں) کہ آپ سائنٹیفک علم پر یقین رکھتے ہیں۔"

اس کے جواب میں ہم نے نومبر ۱۹۷۱ء کے رسالۂ ترجمان القرآن میں لکھا کہ:

آپ چونکہ ایک ڈاکٹر ہیں اس لیے اس بات کو زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اگرچہ جسم کے مختلف حصّوں کے افعال (FUNCTIONS) الگ الگ ہیں، لیکن کوئی حصّہ بھی بجائے خود تنہا کوئی فعل نہیں کرتا بلکہ دوسرے

اعضاء کے تعامل (CO-ORDINATION) سے اپنا کام کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ مادۂ منویہ بننے کی جگہ بلاشبہ فوطہ ہے اور وہاں سے اس کا اخراج بھی ایک خاص راستے سے ہوتا ہے۔ لیکن معدہ، جگر، پھیپھڑے، دل، دماغ، گردے اگر اپنا کام نہ کر رہے ہوں تو کیا مادۂ منویہ کے بننے اور نکلنے کا یہ نظام بطورِ خود اپنا کام کر سکتا ہے؟ اسی طرح مثال کے طور پر دیکھیے۔ پیشاب گردے میں بنتا ہے اور ایک نالی کے ذریعے سے مثانے میں پہنچ کر پیشاب کے راستے خارج ہوتا ہے۔ مگر کس چیز کے نتیجے میں؟ خون بنانے والے اور اس کو سارے جسم میں گردش دے کر گردے تک پہنچانے والے اعضاء اگر اپنا کام نہ کر رہے ہوں تو کیا تنہا گردہ خون سے وہ مادے الگ کر کے مثانے میں بھیج سکتا ہے جن کے مجموعے کا نام پیشاب ہے؟ اسی لیے قرآن مجید میں یہ نہیں فرمایا گیا ہے کہ یہ مادہ ریڑھ کی ہڈی اور سینے کی ہڈیوں میں سے نکلتا ہے بلکہ یہ فرمایا گیا ہے کہ ان دونوں کے درمیان جسم کا جو حصہ واقع ہے اُس سے یہ مادہ خارج ہوتا ہے۔ یہ اِس بات کی نفی نہیں ہے کہ مادۂ منویہ کے بننے اور اس کے اخراج کا ایک خاص نظامِ عمل (MECHANISM) ہے جسے جسم کے کچھ خاص حصے انجام دیتے ہیں، بلکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نظامِ عمل مستقل بالذات نہیں ہے یہ اپنا کام اُس پُورے نظامِ اعضاء کے مجموعی عمل کی بدولت انجام دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے صُلب اور ترائب کے درمیان رکھ دیا ہے۔ اِسی لیے میں نے یہ وضاحت کی ہے کہ پُورا جسم اس میں شامل نہیں ہے، کیونکہ اگر ہاتھ اور پاؤں کٹ جائیں تب بھی یہ نظام کام کرتا رہتا ہے، البتہ صُلب اور ترائب کے درمیان جو اعضائے رئیسہ واقع ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ رہے تو یہ نظام اپنا عمل جاری نہیں رکھ سکتا۔"

اس سوال و جواب کو پڑھنے کے بعد دو مختلف مقامات سے دو ڈاکٹروں نے ہمیں جو طبّی معلومات بہم پہنچائی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

علم الجنین (EMBRYOLOGY) کی رو سے یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جنین (FOETUS) کے اندر اُنثیین (TESTES) یعنی وہ غدود جن سے مادۂ منویہ پیدا ہوتا ہے، ریڑھ کی ہڈی اور پسلیوں کے درمیان گردوں کے قریب ہوتے ہیں جہاں سے بعد میں یہ آہستہ آہستہ فوطوں میں اتر جاتے ہیں۔ یہ عمل ولادت سے پہلے اور بعض اوقات اس کے کچھ بعد ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی ان کے اعصاب اور رگوں کا منبع ہمیشہ وہی مقام (بَیْنَ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ) ہی رہتا ہے۔ بلکہ ان کی شریان (ARTERY) پیٹھ کے قریب شہ رگ (AORTA) سے نکلتی ہے اور پورے پیٹ کا سفر طے کرتی ہوئی ان کو خون مہیا کرتی ہے۔ اس طرح حقیقت

میں اُنثیین پیٹھ ہی کا جز ہیں جو جسم کا زیادہ درجۂ حرارت برداشت نہ کرنے کی وجہ سے فوطوں میں منتقل کر دیے گئے ہیں۔ علاوہ بریں مادۂ منویہ گرچہ اُنثیین پیدا کرتے ہیں اور وہ کیسۂ منویہ (SEMINAL VESICLES) میں جمع ہو جاتا ہے، مگر اس کے اخراج کا مرکزِ تحریک بَيْنَ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ہی ہوتا ہے اور دماغ سے اعصابی رو جب اس مرکز کو پہنچتی ہے تب اس مرکز کی تحریک (TRIGER ACTION) سے کیسۂ منویہ سکڑتا ہے اور اس سے ماءِ دافق پچکاری کی طرح نکلتا ہے۔ اس لیے قرآن کا بیان ٹھیک ٹھیک علمِ طب کی جدید تحقیقات کے مطابق ہے۔

الحمد للہ کہ اِن صفحات میں تفسیر قرآن کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا وہ مکمل ہوگیا۔ رسالہ ترجمان القرآن کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے مجلّدات میں قرآن پاک کی پوری تفسیر شائع ہوئی ہے۔

اب جناب نعیم صدیقی صاحب ایک رفیق کار کے ساتھ میرے تمام مضامین اور کتابوں میں سے وہ حصے نکال کر مرتب کر رہے ہیں جو سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہیں۔ ان مضامین میں متعدد مقامات پر بڑے بڑے خلا ہیں جن کو میں نئے ابواب لکھ کر بھر رہا ہوں۔ آئندہ ان ابواب میں سے کوئی باب ان صفحات میں درج کیا جاتا رہے گا۔

ابوالاعلیٰ